میں قیام امن کے سمجھوتے میں امریکی حکومت کے کردار کے نتیجے میں صدر کلنٹن کی عوامی تائید میں جو زبردست اضافہ ہوا ہے بالکل اسی طرح نگورنو کاراباخ میں قیام امن کا سمجھوتہ طے کرا کے صدر یلسن کی عوامی تائید میں اضافے کا سامان کیا جائے۔ تاکہ آمدہ جون کے صدارتی انتخابات میں ان کی فتح کے امکانات کو بڑھایا جاسکے۔

روس - CIS تعلقات

"آزاد ممالک کی دولت مشترکہ" کی چار جمہوریاؤں میں "اقتصادی اتحاد" کے قیام کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔

۲۹ مارچ کو سابق سوویت یونین میں شامل چار جمہوریاؤں کے درمیان "اقتصادی اتحاد" کا ایک معاہدہ ہوا۔ یہ معاہدہ روس، بیلوروس، قازقستان اور کرغیزستان کے درمیان ہوا۔ اقتصادی اتحاد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے چاروں ریاستوں کے صدور نے جرأت مندانہ اقدامات کرنے کا وعدہ کیا۔ تاہم انہوں نے اس تاثر کی نفی کی کہ اس معاہدے کے ذریعے سابق سوویت یونین کا احیاء مقصود ہے۔ بعض لوگ اس معاہدے کو صدر یلسن کی طرف سے جون میں صدارتی انتخابات سے قبل روسی عوام کی حمایت حاصل کرنے کا ایک "بہانہ" قرار دے رہے ہیں۔

مغربی یورپی معاہدات کی طرز کے اس معاہدے کا مقصد مذکورہ چاروں ریاستوں کے مابین سامان تجارت، خدمات، سرمائے اور کارکنوں کی آزادانہ نقل و حرکت ہے۔ معاہدے کی رو سے چاروں ریاستیں اشیائے صرف کی قیمتوں اور معاشرتی پالیسیوں میں یکسانیت پیدا کرنے کے علاوہ متعدد "کثیر قومی ادارے" قائم کریں گی۔ روسی صدر بورس یلسن نے معاہدے پر دستخط سے قبل معاہدے میں شامل ریاستوں کے صدور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"ہم جس برادری کی بنیاد رکھ رہے ہیں وہ ایک سلطنت سے زیادہ مضبوط و مستحکم ہوگی"۔

صدر یلسن نے مزید کہا:

"اس معاہدے کے ذریعے خود مختار ریاستوں کے درمیان اتحاد و یگانگت کی نئی راہیں دریافت ہوں گی"۔

تجزیہ نگاروں کی رائے میں یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ آیا اس معاہدے کا انجام بھی وہی ہوگا جو سابق سوویت یونین میں شامل جمہوریاؤں کے درمیان ہونے والے دیگر معاہدات کا اس سے قبل ہو چکا ہے۔ ایک مغربی سفارتکار نے اقتصادی اتحاد کے اس معاہدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

"معاہدہ خواہشات اور تمناؤں کی عمدہ فہرست لگتا ہے۔ بہرحال اس بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ آیا معاہدہ الفاظ سے بڑھ کر عملی شکل بھی اختیار کرسکے گا یا نہیں؟"

مذکورہ سفارت کار کی رائے میں یہ معاہدہ کمیونسٹ پارٹی کے "سوویت یونین کی از سر نو تعمیر" سے متعلق پروگرام کا چربہ کرنے کی کوشش سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ واضح رہے کہ کمیونسٹ پارٹی نے پچھلے دنوں پارلیمنٹ کی ایوان زیریں میں پاس کی جانے والی ایک قرارداد کے ذریعے سابق سوویت یونین کے خاتمے سے متعلق معاہدے کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ کمیونسٹ غلبہ کی حامل پارلیمنٹ میں اس قرارداد کی منظوری سے بعض نو آزاد ریاستوں کو اپنی آزادی و خودمختاری کی بقاء مشکوک نظر آنے لگی ہے۔

قازق صدر نور سلطان نذر بائیوف نے روسی صدارتی انتخابات کے ساتھ معاہدے کے کسی قسم کے تعلق کی تردید کی لیکن اس کے باوجود صدر بورس یلسن نے تینوں صدور کی حمایت کا شکریہ ادا کیا۔

رائے عامہ پر مبنی تجزیوں کے مطابق صدر بورس یلسن عوامی مقبولیت کے لحاظ سے اپنے کمیونسٹ حریف جنادی زیوگانوف سے بہت پیچھے ہیں۔ صدر یلسن نے سوویت یونین کے مکمّل احیاء کو مسترد کرتے ہوئے کہا:

> "وہ شخص اپنے سینے میں دھڑکتے ہوئے دل سے محروم ہے جسے سوویت یونین کی شکست و ریخت" پر افسوس نہ ہو، تاہم جو شخص سوویت یونین کی از سر نو مکمّل بحالی کا خواہاں ہو اس کے فاتر العقل ہونے میں بھی کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔"

معاہدے میں "آزاد ممالک کی دولت مشترکہ" کے دیگر ممالک کی شمولیت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ "آزاد ممالک کی دولت مشترکہ" سوویت یونین سے آزادی حاصل کرنے والی بارہ ریاستوں پر مشتمل ڈھیلا ڈھالا سا ایک اتحاد ہے جو سوویت یونین کی شکست و ریخت کے بعد قائم ہوا تھا۔

آزاد ممالک کی دولت مشترکہ کے ممالک کے مابین تعلقات کی نوعیت پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے بیلوروس کے صدر الیگزنڈر لیوکا شنکو نے کہا:

> "ہمارے لوگ زیادہ قریبی تعلقات چاہتے ہیں۔ وہ دولت مشترکہ کے ممالک کے درمیان تعلقات کی موجودہ سطح سے مطمئن نہیں ہیں"۔

انھوں نے مزید کہا:

> "لوگ ایک ہی خاندان کی طرح امن و آشتی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں"۔

۱۹۹۱ء میں سابق سوویت یونین کے زوال کے بعد سے ہی "آزاد ممالک کی دولت مشترکہ" کے ممالک کے مابین قریب ترین اقتصادی، فوجی اور سیاسی تعلقات کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ لیکن یہ کوششیں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکی ہیں۔ CIS ممالک کے مابین اقتصادی اتحاد، کسٹم یونین اور ان ممالک کے لیے واحد کرنسی کی کوششیں کامیاب ہوتی نظر نہیں آرہی ہیں کیونکہ ان ممالک میں سے کوئی

بھی اپنے مرکزی بنک سے دستبرداری کے لیے تیار نہیں ہے۔

اقتصادی اتحاد کے اس معاہدے کے بعد روس اور بیلو روس کے درمیان "معاہدہ اتحاد" [Treaty of Union] پر بھی دستخط ہو چکے ہیں۔ان معاہدوں کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ روسی صدر بورس یلسن کی طرف سے آمدہ صدارتی انتخابات کے پیش نظر اپنی عوامی مقبولیت میں اضافہ کی کوششوں کا حصہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کے منشور سے مستعارلی ہوئی شقوں کو ان معاہدات میں شامل کیا گیا ہے۔ مقصد واضح ہے کہ صدر یلسن کمیونسٹ نواز رائے دہندگان کی حمایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں تک معاہدے کے مستقبل کا تعلق ہے تو بلاشبہ یہ روسی سیاسی رہنماؤں کی طرف سے سابق سوویت یونین کو کسی نہ کسی شکل میں بحال کرنے کی خواہش کا آئینہ دار ہے۔ اگرچہ موجودہ مرحلے میں روسی سیاست دانوں میں سے "جمہوری نواز حلقوں" دوغلی پالیسی معاہدے کے مستقبل کو مخدوش بنا دیتی ہے۔ خود ایک طرف تو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جس برادری کی بنیاد رکھ رہے ہیں وہ ایک سلطنت سے زیادہ مستحکم ہوگی اور دوسری طرف وہ خود ہی سوویت یونین کی مکمل بحالی کے خواہاں کو فاترالعقل قرار دے رہے ہیں۔ یوں لگتا ہے فوری طور پر صدر یلسن کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے ایوانِ زیریں سے پاس کرائی جانے والی اس قرار داد کے جواب میں اپنے لیے plus points سکور کرنے کے چکر میں ہیں جس میں سوویت یونین کے خاتمہ کے معاہدہ کو کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ چنانچہ بظاہر ان معاہدات سے صدر یلسن کا فوری مقصد آمدہ صدارتی انتخابات میں اپنی کامیابی کے امکانات کو بہتر بنانا ہے۔

روس - بھارت تعلقات

روسی خارجہ پالیسی میں بھارت کو ترجیحی مقام حاصل ہے - پریماکوف

روس کے وزیر خارجہ یوجینی پریماکوف نے کہا ہے کہ روس کی خواہش ہے کہ بھارت ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ اور ایٹمی ہتھیاروں کی آزمائش پر پابندی کے جامع معاہدوں پر دستخط کر دے جنھیں بھارت اب تک "امتیازی" قرار دے کر مسترد کرتا آیا ہے۔ اس سوال پر کہ کیا بھارت کو مذکورہ دونوں معاہدوں پر دستخط کر دینے چاہییں؟، پریماکوف نے کہا "ہاں"۔ پریماکوف اپنے دو روزہ دورۂ بھارت کے آغاز پر بھارتی وزیر خارجہ پرناب مکرجی کے ساتھ ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ روسی وزیر خارجہ نے یہ نہیں بتایا کہ آیا بھارتی وزیر خارجہ کے ساتھ ان کی ملاقات کے دوران